REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم جمعہ — ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۱۱/۴۶ | ۱۴ احسان ۱۳۳۶ ہش ۱۴ جون ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۴۱

مغربی طاقتوں نے مشرق وسطیٰ کے متعلق مشترکہ اعلان جاری کرنے کی روسی تجویز مسترد کردی

امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی طرف سے ایک ہی مضمون کے مراسلے حکومت روس کے حوالے کر دیئے گئے

لنڈن ۱۳ جون۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے مشرق وسطیٰ میں طاقت استعمال نہ کرنے کے متعلق مشترکہ اعلان جاری کرنے کی روسی تجویز مسترد کردی ہے۔ تینوں طاقتوں نے حکومت روس کو ایک ہی مضمون کے مراسلے ارسال کئے ہیں۔ جن میں اس قسم کے اعلان کو غیر ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ چاروں بڑی طاقتیں اقوام متحدہ کے منشور کے تحت پہلے ہی طاقت استعمال نہ کرنے کی پابند ہیں۔ ان مراسلوں میں طاقت استعمال نہ کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ نیک ارادوں کے متعلق محض زبانی اعلان کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کشیدگی کی اصل وجوہات معلوم کرکے عملاً انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ایسی روش اختیار کی جائے۔ کہ جس کے نتیجہ میں معاملات پرامن طریق پر طے ہو سکیں۔ اور طاقت استعمال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے — مراسلہ میں مزید لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کا اصل باعث عربوں اور اسرائیل کے باہمی تنازعات ہیں ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے طاقت استعمال نہ کرنے سے متعلق زبانی اعلان کی تجویز بے معنی ہے۔ اگر روس اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ تو اسے سلامتی کونسل میں حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرکے کشیدگی کو دور کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔ برطانیہ نے اپنے مراسلے میں روس کے اس الزام کی بھی تردید کی ہے۔ کہ مغربی طاقتوں نے معاہدہ بغداد کے ذریعہ مشرق وسطیٰ میں امن کے امکانات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ مراسلہ میں واضح کیا گیا ہے کہ معاہدہ بغداد سراسر دفاعی نوعیت کا حامل ہے جس کا اظہار معاہدے کی وزارتی کونسل کے اجلاس کراچی سے بھی ہوتا ہے۔ خیال ہے کہ اجلاس کراچی کے موقعہ پر اس مراسلے کے متن پر بھی غور کیا گیا تھا۔

اردن کے لئے ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کی امریکی امداد کا منصوبہ

دونوں ملکوں کے نمائندوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے

عمان ۱۳ جون۔ اردن کی وزارت اقتصادیات کے قریبی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اردن کو ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کی اقتصادی امداد دینے کی پیشکش کی ہے۔ آجکل اس امداد کی تفصیلات کے بارے میں امریکہ اور اردن کے نمائندوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔

دمشق سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اردن اور مصر کے درمیان جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو دور کرنے کے سلسلہ میں شام اپنی خدمات پیش کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے کل شامی کابینہ نے اس مسئلہ پر غور کیا۔ خیال ہے کہ اس بارے میں آخری فیصلہ صدر شکری القوتلی کے اسکندریہ سے واپس آنے پر کیا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ حرارت کی وہی صورت ہے۔ جو گرمی کی شدت میں بڑھ جاتی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محترمہ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل بعارضہ ذیابیطس و بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اور بغرض علاج لاہور تشریف لے گئی ہیں — بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے۔ لیکن طبیعت تا حال بہت ناساز ہے احباب محترمہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی علالت اور درخواست دعا

گولڈ کوسٹ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل احمدیہ کالج کماسی گولڈ کوسٹ ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

فلپائن میں زلزلہ

منیلا ۱۳ جون۔ جزیرہ نوران (فلپائن) کے شمالی اور وسطی حصوں میں کل صبح زلزلہ کے شدید جھٹکوں سے غیر معمولی نقصان ہوا ہے۔ [illegible] گر گئے ہیں اور مکانات بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

مشرقی پاکستان کے نشانہ بازی کے مقابلوں میں

صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب کی نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال بھی مشرقی پاکستان کے نشانہ بازی کے مقابلوں میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب نے صوبائی چیمپئن شپ حاصل کی ہے۔ گزشتہ پاک اولمپک مقابلوں میں پاکستان کی چیمپئن شپ بھی آپ ہی نے جیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہمارے لئے بھی اور محترم صاحبزادہ صاحب کے لئے بھی مبارک کرے آمین

خاکسار۔ محمد عمر بشیر احمد سکرٹری امور عامہ
مشرقی پاکستان انجمن احمدیہ ڈھاکہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۵۷ء

اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک بظاہر مختصر سا خطبہ الفضل میں ۸ر جون ۱۹۵۷ء میں احباب کے مطالعہ میں آیا ہوگا۔ بظاہر تو واقعی یہ ایک مختصر سا خطبہ ہے۔ لیکن جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر

یہ مختصر سا خطبہ ایک عظیم شاہکار ہے اس خطبہ کا ما حصل ان الفاظ میں سے واضح ہوتا ہے۔

”اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور اس کا ہمارے ساتھ ہونا یقیناً ہماری صداقت کی دلیل ہے۔“

یہ الفاظ یونہی زبان سے نہیں نکلتے ان کی بنیاد صاف صاف ایک ٹھوس حقیقت پر نظر آتی ہے اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ کہنے والے کو اس امر پر حق الیقین حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ واقعی ہمارے ساتھ ہے۔ یہی حق الیقین ہے جو ایمان کی جان ہے۔ اگر ہمیں اللہ تعالےٰ پر ایسا ایمان نصیب ہوتا ہے۔ تو یقیناً ہم نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا ہے ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کی توحید دنیا سے منوانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کا مقصد حیات ہی یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ پر حق الیقین کے درجہ کا ایمان پیدا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم سے ہماری جماعت کو حتی الوسع اور درجہ بدرجہ ایسا ایمان حاصل ضرور ہے۔ ورنہ ہم ایک دن کے لئے بھی بحیثیت جماعت کے زندہ نہیں رہ سکتے

وہ کوششیں جو ہمارے خلاف کی جاتی ہیں اس حقیقت سے بہت حد تک بے خبری کی وجہ سے کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کو محسوس تو بہرحال کیا جاتا ہے لیکن تسکین خاطر کے لئے اس کی مختلف توجیہات کر دی جاتی ہیں کیونکہ مخالف کو اس حقیقت کا سامنا کرنے سے طبعی طور پر ڈر لگتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسا ایمان ضرور ایک ٹھوس حقیقت پر مبنی ہوتا ہے کوئی انسان محض فلسفیانہ دلائل سے ایسا ایمان محکم پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ جس طرح ہم کسی چیز کی مٹھاس اور کڑواہٹ کا تجربہ کر کے یقین کرتے ہیں اور ہمارا یہ یقین ہمارے ذاتی احساسات کی حد تک اٹل ہوتا ہے۔ اسی طرح بغیر ذاتی روحانی تجربہ کے اللہ تعالےٰ کی ذات پر ایمان محکم پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری جماعت کو بحیثیت ایمان محکم حاصل ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ہماری جماعت کی اکثریت ذاتی روحانی تجربہ کی بناء پر درجہ بدرجہ ایسا ایمان رکھتی ہے۔ یعنی جہاں تک ان کے ایمان کا تعلق ہے۔ وہ ٹھوس حقیقت پر مبنی ہے۔ محض عقلی دلائل اور قیاسیات پر مبنی نہیں۔ اگرچہ عقل بھی مؤید ہوتی ہے۔

ایسا ایمان ہی فعالیت پیدا کر سکتا ہے اور ایسا ایمان ہی انسان کو باقی اسباب زندگی سے بالا کر دیتا ہے اور وہ ہر چیز کو اس پر قربان کر دینے پر ہر وقت آمادہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی جماعت اپنی آنکھوں سے اس روشنی کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ جو زندگی کی منزل مقصود ہے۔ اس لئے وہ راستہ کی ناہمواریوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ جن لوگوں کو وہ روشنی نظر نہیں آتی وہ اس فعالیت اور ترقی کی اصل حقیقت بھی جاننے سے عاری ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنی حد ادراک تک ہی اس کے اندازے لگا سکتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کریم کی اس حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں کہ

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وّرآئ حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء ط انہ علی حکیم ہ شوریٰ ۵۲

اس لئے وہ روحانی تجربہ (رؤیا اور کشوف) کو اپنی عقل کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے عقلمند ہیں حالانکہ وہ حقیقی خدا شناسی کے واحد ذریعہ سے محروم ہوتے ہیں اور ان کی زبان سے کبھی ایسے الفاظ نہیں نکل سکتے کہ

”اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور اس کا ہمارے ساتھ ہونا یقیناً ہماری صداقت کی دلیل ہے۔“

مسلم عیسائی تعاون کی کمیٹی

—(قسط دوم)—

احمدیوں کے لئے مسٹر ہاپکنز کا یہ قول کہ ”مستقبل کے مورخ موجودہ دور کو خدا پرستوں اور منکران خدا کے درمیان کشمکش کا ایک فیصلہ کن دور قرار دیں گے“ اس لحاظ سے بھی ایمان افروز ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی اس دور کو شیطان اور خدا پرستوں کے درمیان آخری جنگ سے تعبیر فرمایا ہے اور آپ نے اپنی تصانیف میں جا بجا اس پر زور دیا ہے۔ لہذا خدا پرستوں کی اس کمیٹی کے ذریعہ ہم دجالیت کے قلعوں میں گھس کر اس کو شکست دے سکتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

یہ کمیٹی دراصل آپ کی اس پیشگوئی کا ایک بالبداہت تصدیق ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اگر اسلامی دنیا کے دینی اہل علم حضرات حزم و احتیاط سے کام لیں تو وہ اس کمیٹی کے ذریعہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں میں اسلام کی حقانیت کو وسیع پیمانہ پر ثابت کر سکتے ہیں

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد جو خطوط قیصر و ہرقل اور دیگر بادشاہان وقت اور سرداران قوم کے نام ارسال فرمائے تھے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرک قوموں سے بھی توحید باری تعالےٰ اور ایمان بالمعاد کی حد تک تعاون کرنے کے لئے نہ صرف تیار تھے بلکہ خود آپ نے انہیں تعاون الی البرّ کی دعوت دی تھی۔ اس میں یہی حکمت مخفی تھی کہ اس طرح اسلام سے دو چار ہونے کے بعد یہ لوگ شرک سے خود بخود بڑی حد تک باز آ جائیں گے۔ اور اسی خیال سے ہماری رائے ہے کہ اسلام کا مسئلہ توحید اور تردید شرک قرآن کریم میں اتنا زور دار بیان کیا گیا ہے کہ ایک صحیح مسلمان جس کے دل میں اسلامی تعلیمات رچ گئی ہوئی ہوں بجائے شرک سے متاثر ہونے کے ان لوگوں کو بھی شرک سے نجات دلانے میں آسانی سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نے استدلال کا ایک بے بہا خزانہ ہمیں عطا کیا ہے اس کے ہوتے ہوئے ہم صریح شرک سے قطعاً آلودہ نہیں ہو سکتے جیسا کہ یورپین ہسٹری آف ہارسز کے مصنف لیکی (Lecky) نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ ایک نہایت تعجب خیز حقیقت ہے کہ جس قوم نے اسلام قبول کیا ہے وہ کبھی صریح بت پرستی اختیار نہیں کر سکی۔ اور کم سے کم اسلامی تعلیمات کی وجہ سے دینی اہل علم حضرات تو خفیف سے خفیف مشرکانہ خیالات سے بھی بدک جاتے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ بعض مشرکانہ باتیں آج کے مسلمانوں کے بعض طبقوں میں نہیں پائی جاتیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ صریح بت پرستی کا کوئی نام کا مسلمان بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ عیسائیت کی مشرکانہ باتوں کا قرآن کریم نے اس زور سے قلع قمع کر دیا ہوا ہے کہ اگر مسلمان اہل علم حضرات مذکورہ بالا خدا پرستوں

(باقی صفحہ پر)

الوہیتِ مسیح کے حق میں امریکن پادریوں کا سراسر غلط استدلال

عیسائی محققین کی طرف سے توحید باری کے اسلامی نظریہ کی تائید

مسیحی رسالہ "مسلم ورلڈ" کے استدلال کا جواب

مسعود احمد

(۳)

رسالت اور بشریت کے متعلق اسلامی نظریہ

اسلامی عقیدے کی رو سے جس کی تاریخ بھی مؤید ہے۔ عبودیت کاملہ کا نمونہ خدا تعالےٰ ہر زمانے میں اپنے مقبول بندوں کے ذریعہ ہی دکھاتا آیا ہے۔ اور اس کا ایک نمونہ اس نے مسیح علیہ السلام کے ذریعہ بھی دکھایا۔ اور اس کا کامل و اتم نمونہ پیش کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو منتخب کیا۔ جیسا کہ اس نے اپنے کلام پاک میں تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(احزاب آیت ۲۲)

یعنی اے روئے زمین پر بسنے والے انسانو! ہمارے اس رسول کی زندگی تمہارے لئے کامل ترین نمونہ ہے۔

نیز اپنے رسولؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت ۳۱)

یعنے اے ہمارے رسول! اپنے تمام ہم جنس انسانوں سے کہدے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے تو تم میری پیروی اور اتباع کرو۔ اس طرح تم بھی میری ہی طرح اس کے محبوب بن جاؤ گے۔

اور پھر افضل الرسل (صلے اللہ علیہ وسلم) نے عبودیت کا کامل ترین نمونہ پیش کر دکھانے کے باوجود یہ نہیں کہا کہ میں خدا ہوں یا اس کی خدائی میں شریک ہوں۔ کہا تو یہی کہا۔

هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا (بنی اسرائیل آیت ۹۴)

یعنی یہ کہ میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ لیکن رسول ہونے کے باوجود ہوں انسان ہی حاشا و کلا میں خدا کی خدائی میں شریک نہیں ہوں۔

اسی طرح کتب سیر میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ کچھ یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نجران کے بعض عیسائی بھی آپؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہودیوں نے عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں پر اعتراض کرنے کی غرض سے آپ سے پوچھا کیا آپ ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کرنے لگیں جس طرح عیسائی عیسےٰؑ کی عبادت کرتے ہیں؟ اس پر ایک نصرانی نے بھی آپ سے اس امر کی وضاحت چاہی۔ آپؐ نے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اس بات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی طرف لوگوں کو بلاؤں۔ یا یہ کہ میں لوگوں کو غیر اللہ کی عبادت کا حکم دوں۔ میں ہرگز شرک کی تعلیم دینے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ اس واقعہ پر ذیل کی آیات نازل ہوئیں تا کہ عیسائیوں کی طرح وہ اس غلطی میں مبتلا نہ ہوں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

(آل عمران آیات ۸۰-۸۱)

یعنے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی انسان کو کتاب اختیار اور نبوت عطا کرے۔ اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کے نہیں بلکہ میرے بندے بن جاؤ۔ وہ تو یہی یہ کہے گا کہ بسبب اسکے کہ تم کتاب پڑھتے اور دوسروں کو پڑھاتے ہو۔ خالصتہً اللہ کے ہو جاؤ۔ اور نہ ہی اس بشر کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ تمہیں یہ حکم دے۔ کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو خدا کا درجہ دو۔ کیا بعد اس کے کہ تم نے خدائی فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔ وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے؟ (نہیں ہرگز نہیں)

مذکورہ بالا آیات کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بتکرار اس امر کو پیش کیا ہے کہ تمام رسول اور نبی مقام رسالت پر فائز ہونے کے باوجود انسان تھے۔ اس دنیا میں انہوں نے دوسرے انسانوں کی طرح ہی زندگی بسر کی۔ وہ اسی طرح کھاتے پیتے تھے۔ جس طرح دوسرے انسان ان چیزوں کے محتاج ہیں۔ وہ اسی طرح بازاروں میں چلتے پھرتے اور کام کرتے تھے۔ جس طرح دوسرے انسان اپنے اپنے امور کی سرانجام دہی میں مصروف ہوتے ہیں انہوں نے بھی شادیاں کیں۔ اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ الغرض تمام حوائج بشری اسی طرح ان کے ساتھ تھے۔ جس طرح دوسرے انسانوں کو لاحق ہیں۔

صداقتِ اسلام کی زبردست دلیل

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں جب ہم مسٹر راتھ بون گریگ اور مسٹر ایڈون لوئیس کی کتابوں کے ان اقتباسات کا مطالعہ کرتے ہیں جنہیں ہم اوپر نقل کر آئے ہیں۔ تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ دو ہزار سال تک شرک کے اندھیروں میں بھٹکتے رہنے کے بعد احرار یورپ کا مزاج اس طرف مائل ہو رہا ہے۔ کہ وہ مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے کی بجائے انہیں اسی طرح خدا کا ایک رسول مانیں۔ جس طرح قرآنی تعلیم کی روشنی میں مسلمان پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل ماننے کے باوجود انہیں ایک انسان رسول مانتے ہیں۔ یہ امر صداقتِ اسلام کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کہ جس حقیقی توحید کا درس اس نے آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے دنیا کو دیا تھا۔ اپنے پیغمبروں کو الوہیت کا درجہ دینے والی مشرک اقوام بھی آہستہ آہستہ اس کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ اور تسلیم کر رہی ہیں۔ کہ ہمارا اپنے پیغمبروں کو خدائی صفات سے متصف گردانا ایک ظلم عظیم تھا۔ جس کا عمل کے میدان میں ہمیں بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ احرار یورپ تثلیث کے عقیدے سے بیزار ہو کر توحید باری سے متعلق بنیادی طور پر اسلامی عقیدے کے قائل ہوتے جا رہے ہیں "مسلم ورلڈ" کا الوہیت مسیح کے حق میں انوکھے قسم کے استدلال پیش کر کے دوسروں کو تثلیث کی طرف دعوت دینا اس امر کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ کہ مغربی دنیا میں عام روحانی بیداری کے واضح آثار کے باوجود وہاں کلیسیائی نظام پر ابھی تک قرون وسطیٰ کی ظلمت چھائی ہوئی ہے۔ کلیسیائی نظام اس ظلمت میں پڑے رہنے پر خواہ کتنا ہی مُصر کیوں نہ ہو۔ احرار یورپ میں روحانی بیداری کے جن آثار کی ہم نے اوپر نشاندہی کی ہے۔ وہ آثار دن بدن نمایاں ہوتے جائیں گے۔ اور بالآخر وہ وقت آجائے گا۔ کہ جب اہل کتاب یعنے نصاریٰ اور یہود قرآن مجید کی دعوت پر کان دھرتے ہوئے اس کی صداقت پر دل سے ایمان لے آئیں گے قرآن مجید کی وہ دعوت یہ ہے۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ۔

وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(المائدہ آیت ۱۶-۱۷)

"یعنی اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آ گیا۔ جو تم سے کتاب کی ان اکثر باتوں کو جن کو تم چھپاتے تھے بیان کرتا ہے۔ اور بہت سی باتوں سے چشم پوشی کرتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی۔ اس سے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے۔ اور انہیں اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی میں نکالتا ہے اور ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔"

وہ وقت کہ جب اہل کتاب شرک سے باز آ کر اسلام کی صداقت پر دل سے ایمان لائیں گے اب بہت قریب آ گیا ہے۔ کیونکہ خدا کا مسیحؑ اپنی آمد ثانی میں ان پر اتمام حجت کر کے یہ خوشخبری دے چکا ہے:۔

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اسکا انتظار

چنانچہ اہل یورپ میں جس روحانی بیداری کے آثار کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ آثار اسی عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہیں۔ جس کی بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ بالا اشعار میں خبر دی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب تمام دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ کر جمع ہو جائے گی۔

امتحان کے متعلق ضروری اعلان

احباب رسائل متعلقہ خلافت حقہ اسلامیہ کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں جماعتیں تو اپنے پتہ جات اور تعداد پرچہ جات سے مطلع کر رہی ہیں۔ علیحدہ علیحدہ افراد بھی اپنے اپنے پتہ جات ابھی سے بھجوا دیں۔ تا ان کو وقت مقررہ پر پرچہ بھجوا دیا جائے۔ احباب جلد توجہ فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

"اب وقت آ گیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں — اور — الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے"

(المصلح الموعود)

از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء میں فرمایا تھا کہ

"جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی دوستوں سے کہا تھا اب وقت آ گیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں۔ اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمدنیں ۲۵-۲۵ لاکھ تک نہ پہنچ جائیں۔ اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے۔"

یہ کوئی معمولی آواز نہیں ہے۔ یہ نائب رسول کی آواز ہے۔ جس کے متعلق ارشاد خداوندی یہ ہے کہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (سورۂ نور ع ۹)

تم رسول کی تحریک کو اتنی ہی وقعت نہ دو جو تم آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے بچکر کھسک جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ (جو اپنے عمل سے) اللہ تعالیٰ کی مشیت کی مخالفت کرتے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ ڈریں۔ مبادا وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔ یا انہیں کوئی دردناک عذاب آ لے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اکثر جماعتوں کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ وہ حضور کی آواز پر والہانہ طور پر قدم آگے بڑھائیں۔ اور حضور کے اس ارشاد کے بعد جماعت کے چندوں میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن پھر بھی ہم اس کم از کم معیار سے بہت نیچے ہیں۔ جو سردست حضور نے اس بارہ میں مقرر فرمایا ہے اور ابھی کئی جماعتوں نے اس آواز کو کما حقہ سمجھا نہیں پایا۔ اور کئی احباب ایسے ہیں جنہوں نے ابھی اپنے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں کی۔ حالانکہ ہر احمدی نے حضور کے ہاتھ پر عہد کیا ہوا ہے۔ کہ وہ ہر نیک کام کے لئے اور خاص طور پر اشاعت اسلام کے لئے جہاں تک ہو سکے حضور کے ارشاد کی تعمیل کرے گا۔

پس میں تمام احباب جماعت سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے عہد بیعت کو نبھائیں۔ اپنے چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور اپنے بقائے ادا کریں۔ غیر معمولی جدوجہد کرنے کے بغیر کوئی شخص حضور کی اس آواز پر لبیک کہنے والوں میں شمار نہیں ہو سکے گا۔

عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اس نئے سال میں جو یکم مئی سے شروع ہوا ہے نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ کام کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرت پہلے سے بھی زیادہ ہمارے شامل حال ہو۔ اور ہم اس کے فضل اور اس کی رحمت کو پہلے سے بھی زیادہ جذب کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اور تا اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے ابتلاؤں اور ہر قسم کی تکلیفوں سے محفوظ رکھے۔

بے شک اکثر جماعتیں سال کے آخر تک بجٹ پورا کر دیتی ہیں۔ لیکن جو جماعتیں سال کے شروع میں پوری کوشش اور محنت نہیں کرتیں۔ وہ سال کے آخر پر بعض دفعہ بجٹ پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتیں۔ کسی صورت میں بھی آج کا کام کل پر نہیں ڈالنا چاہیئے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس آئندہ زمانے میں کام کرنے کے ارادہ سے آج غفلت روا رکھی جاتی ہے۔ اس وقت کے آنے تک کام کی توفیق ہی چھن چکی ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر ہم حضور کے مندرجہ بالا ارشاد پر کما حقہ عمل کرنا چاہیں۔ تو ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کی گنجائش نہیں اپنی کوششوں کو ابھی۔ آج تیز کرنا لازمی اور لابدی ہے۔ اس لئے شہری جماعتوں کو چاہیئے کہ انتہائی کوشش کر کے سال کے ابتدائی مہینوں میں ہی تدریجی وصولی کی مقدار بڑھا لیں۔ اور زمیندار جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ہر فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے وصول کر لیا کریں۔ اور فصل ربیع کی وصولی پر چندہ جلسہ سالانہ بھی پورا وصول کریں یوں بھی صدر انجمن احمدیہ کو سال کے شروع میں نسبتی طور پر زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن چونکہ پچھلے سالوں میں ابتدائی مہینوں میں آمد کم ہوا کرتی تھی اس لئے ہر سال قرض لینا پڑتا ہے۔ اگر جماعتیں ابتدائی مہینوں میں پوری وصولی کریں۔ اور وصول شدہ رقم قاعدہ کے مطابق جلد جلد مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تو قرض لینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اس طرح دوست زیادہ سے زیادہ ثواب بھی کما لیں گے۔ اور سال کے آخر پر بجٹ میں کمی رہ جانے کے خدشہ سے بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ ربوہ کے جنرل پریذیڈنٹ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ربوہ منظور کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ عہدہ مبارک کرے

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

درخواست دعا

میرے تین بچے پندرہ بیس یوم سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اہلیہ مولوی ابو الفضل محمود صاحب ربوہ

ہماری سماجی خرابیاں اور حکومت

از ضیاء الاسلام صاحب

برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں نے بے مثل اور عظیم الشان قربانیاں دے کر ایک علیحدہ خطہ وطن اس اعلےٰ دارفع مقصد کے پیش نظر حاصل کیا تھا۔ کہ وہ اپنے وطن میں قرآن و سنت پر مبنی اسلامی زریں اصولوں کو رائج کر کے اسے دنیا کے سامنے ایک ایسی مثالی سلطنت کے طور پر پیش کریں گے۔ جو صحیح معنوں میں جنت ارضی کا نمونہ ہو گی جس میں اخوت، مساوات اور حریت کے بے پایاں جذبات کا دور دورہ ہو گا۔ معاشرتی انصاف اور رواداری کا سکہ رواں دواں ہو گا۔ مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

گذشتہ دس سالہ عبوری دور میں ہم اس پاکیزہ مقصد کے حصول کی طرف گامزن ہونے کے بجائے اس سے دور ہی دور ہٹتے گئے ہیں۔ آج ہم میں وہ معاشرتی برائیاں بھی عام ہو گئی ہیں جن سے ہم اپنے دور غلامی میں مبّرا تھے۔ ہم اپنے ضمیر کی آواز کو خود غرضی اور خود فریبی دبیز پردوں تلے مدفون کر کے اعلےٰ اخلاقی اقدار کو ایک ایک کر کے پامال کرتے جا رہے ہیں ہم اخلاقی انحطاط کی ان پستیوں میں جا گرے ہیں۔ جہاں انسان احساس گناہ سے یکسر بیگانہ ہو کر رہ جاتا ہے آج قومی شعور کے فقدان نے ہمارے معاشرے میں نفسی نفسی کا عالم بپا کر دیا ہے۔ ہر فرد واحد اپنی اپنی گھات پہ ہے۔ اجتماعی فلاح و بہبود کی بجائے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل ہی اس کا منتہائے مقصود ہے خواہ ایسا کرنے سے ملک و قوم کی سلامتی اور بقاء پر ہی آنچ کیوں نہ آتی ہو۔ سرکاری عمال نے رشوت ستانی کا وہ بازار گرم کر دکھا ہے کہ الامان والحفیظ۔ کاروباری لوگوں نے ذخیرہ اندوزی۔ چور بازاری اور منافع خوری کو اپنا مستقل شعار بنا لیا ہے۔ جس کی بناء پر تمام استعمال کی اشیاء بھی متوسط طبقے کے اکثر افراد کی قوت خرید سے باہر ہو گئی ہیں بعض سماج دشمن عناصر کھانے پینے کی اشیاء میں مضر صحت اجزاء کی ملاوٹ کو ہی اپنا مستقل پیشہ بنا لیا ہے۔ اور اس طرح وہ لوگوں کی صحتوں سے کھیل کر قوم کی جسموں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں چوری چکاری، ڈاکہ زنی قتل و غارت، اغوا اور زناکاری کی وارداتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ فواحش اور غنڈہ گردی کے واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں۔ ان تمام عوامل نے مل کر ہمارے معاشرے کو ایک ایسی تشویشناک صورت حالات سے دوچار کر دیا۔ جس میں لوگوں کو نہ تو اپنے مدنی حقوق کے تحفظ کا احساس حاصل رہا ہے۔ اور نہ ہی قلبی سکون و طمانیت۔ بلکہ وہ ایک مسلسل ذہنی کرب و ابتلاء کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔

محرکات

ان اسباب کا پتہ چلانے کے لئے جو ان تمام برائیوں کے محرک بنے ہیں۔ اپنی گذشتہ دس سالہ تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالنا ہو گی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تمام صورت حالات کسی ایک ہی سبب پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مختلف اسباب کی پیداوار ہے۔ اور ان میں سے اکثر اسباب کو قیام پاکستان کے وقت ہونے والے واقعات نے ہی جنم دیا ہے۔ ہم ان اسباب کا مطالعہ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت کر سکتے ہیں۔

(۱) اقتصادی سبب، (۲) سیاسی سبب (۳) اخلاقی سبب (۴) معاشرتی سبب

اقتصادی سبب

قیام پاکستان کے وقت کم و بیش اسی لاکھ مسلمان ناگزیر حالات کی بناء پر ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان میں داخل ہونے پر مجبور ہو گئے۔ ان میں سرکاری ملازم بھی تھے۔ اور کاروباری لوگ بھی بڑے بڑے زمیندار بھی تھے اور کاشتکار بھی۔ ان لوگوں کی اکثریت اپنے مال و دولت کا بڑا حصہ وہ کہیں نہ پہنچ سکی تھی۔ ادھر پاکستان سے بھی پچاس لاکھ غیر مسلم ہندوستان چلے گئے۔ ان کی اکثریت بھی اپنے مال و دولت کا وافر حصہ یہاں پر ہی چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ چنانچہ اس عدیم المثال تاریخی انقلاب نے شاہوں کو گدا اور گداؤں کو شاہ بنا دیا۔ بہت سے مہاجر اور مقامی لوگوں کو تارکین وطن کا متروکہ مال و دولت ہاتھ لگ گئی اور وہ چشم زدن میں مالدار بن گئے۔ بہت سے لوگوں نے اپنی عیارانہ روش کی بدولت اور کچھ احکام کی غلط بخشی کی بناء پر کئی کئی متروکہ تجارتی ادارے الاٹ کرا لئے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مال و دولت میں کھیلنے لگے۔ جن لوگوں کو کچھ نہ مل سکا وہ الاٹمنٹ کے شیطانی چکر میں ایسے پڑے کہ بالکل ہی مغلوب الحال ہو کر رہ گئے۔ اور اس طرح دولت کی غیر مساویانہ تقسیم نے افراط و تفریط کا مسئلہ پیدا کر دیا۔ جس کی بناء پر ملک میں سے متوسط طبقہ تقریباً ختم ہو کر رہ گیا۔ اور یہاں امراء کی اور غرباء کی اکثریت صرف دو ہی طبقے باقی رہ گئے ادھر مہاجرین کے اس غیر متوقع سیلاب کی بناء پر پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کا اقتصادی ڈھانچہ بھی متزلزل ہو گیا ملکی پیداوار میں شدید قلت رونما ہو گئی۔ جس کی بناء پر ضروری اشیاء کے رسد و طلب میں گہرا عدم تعاون پیدا ہو گیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ ان اشیاء کی قیمتیں دن بدن چڑھتی ہی چلی گئیں۔ اس تمام صورت حال کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ اس انقلاب کی بدولت غریب ہو گئے تھے ان کا معیار زندگی دن بدن گھٹنے لگا۔ انسانی فطرت کے تقاضا کے تحت وہ اس امر پر مجبور تھے کہ وہ اپنے سابقہ معیار زندگی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ ان کی اکثریت نے اس مقصد کے حصول کے لئے جائز راہیں مسدود پا کر رشوت ستانی چور بازاری اور دیگر قبیح ذرائع کو اپنانا شروع کر دیا اور پھر تقلید کے پرانے اصول کی بدولت یہ وبا عام ہو گئی۔ علاوہ ازیں حسد و رقابت اور حرص و آز بھی انسانیت کا خاصہ ہیں۔ متروکہ املاک پر ناجائز طور پر قابض ہو کر راتوں رات دولت مند بن جانے والوں کو دیکھ دیکھ کر بہت سے دیگر لوگوں میں بھی یہ جذبہ ابھرا کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح بہت جلد دولت مند بن جائیں۔ چنانچہ اس خواہش کی تکمیل کے لئے انہوں نے مندرجہ بالا ذرائع کو اختیار کرنے میں کوئی عار نہ سمجھی۔ اور پھر نئی نئی دولت ہاتھ لگ جانے والوں میں سے بہت سے لوگوں نے

ابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

کے مصداق ہر روز روز عید و ہر شب شب برات کے اصول پر زندگی بسر کرنا شروع کر دی اور دونوں ہاتھوں سے دولت لٹا کر بہت جلد اپنی اصلی حالت کو پہنچ گئے۔ لیکن ایک دفعہ پر بہار زندگی دیکھ لینے کے بعد دوبارہ دیکھ لینے کی ہوس نے شب کی نیند اور دن کا چین حرام کر دیا۔ انجام کار وہ بھی ناجائز ذرائع کو اپنانے پر مجبور ہو گئے

سیاسی سبب

کسی ملک کے سیاسی اور اقتصادی حالات میں گہرا اور قریبی تعلق ہوتا ہے اپنی نوعیت اور استحکام کے لحاظ سے وہ ایک دوسرے کے تابع ہوتے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان اور موجودہ پاکستان کے لوگوں کے گہرے تجارتی تعلقات تھے۔ دراصل وہ اپنی بیشتر ضروریات زندگی ایک دوسرے سے حاصل کرتے تھے۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہندوستانی حکمرانوں نے ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے تحت اس باہمی تجارت میں نت نئی رکاوٹیں ڈالنا شروع کر دیں جس کی بناء پر ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں اشیاء کی ترسیل بہت ہی محدود ہو کر رہ گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان میں ان ضروریات زندگی کی جن کے لئے وہ کافی حد تک ہندوستان کا دست نگر تھا بہت کمی محسوس ہونے لگی اور تاجروں نے چور بازاری اور منافع خوری عام کر کے خریداروں کی کھال اتارنا شروع کر دی۔ اور ساتھ ہی کھانے پینے والی اشیاء کی کمی کو مصنوعی طور پر پورا کرنے کے لئے ان میں مضرت رساں اجزاء کی ملاوٹ شروع کر دی۔ علاوہ ازیں غیر ملکی ایجنٹوں نے عوام میں یہ تاثر پیدا کرنا شروع کیا کہ ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم عارضی ہے بعض عاقبت نااندیش لوگ اس غلط پراپیگنڈا کا شکار ہو کر دونوں ہاتھوں سے لوٹ کھسوٹ کرنے لگے تاکہ جتنی جلدی ہو سکا سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا لیں۔ بدقسمتی سے سیاسی رہنماؤں کی اکثریت بھی (باقی صفحہ پر)

پشاور ڈویژن کی احمدی جماعتوں کی توجہ کے لئے

(۱) ہر احمدی ضرور اردو لکھ اور پڑھ سکے۔ اور جو لکھنا پڑھنا جانتا ہے دوسرے احمدی کو لکھنا اور پڑھنا سکھائے۔ اور امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب جماعت سختی سے اس کی پابندی کرے اور ہر ہفتہ اس کے بارہ میں تاکید کرتے رہیں۔ تاکہ کوئی احمدی مرد یا عورت بے تعلیم اور جاہل نہ رہ جائے۔

(۲) ہر احمدی خود قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور نماز کا ترجمہ ضرور سیکھے۔ اور خاوند اپنی بیوی کو اور والد یا والدہ اپنی اولاد کو اس سے واقف کرے۔ کوئی احمدی قرآن کریم اور ترجمہ نماز سے بے خبر اور ناواقف نہ رہے۔

(۳) ہر خاندان کا بڑا یا والد ذمہ دار ہے کہ بیوی یا اولاد کو پانچ وقتہ نماز اور ہو سکے تو تہجد پڑھنے کی تاکید کرے اور کثرت سے دعا کرنے کی عادت ڈالے۔

(۴) ہر احمدی دوسرے ملنے والے پر بوقت ملاقات کلام سے قبل السلام علیکم کہے اور اگر دوسرا السلام علیکم میں سبقت کر لے تو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے جواب دے۔ پھر گفتگو کرے۔

(۵) ہر احمدی شرعی احکام پردہ کی پابندی کرے۔ ہر مرد غیر محرم عورت سے اور ہر عورت غیر محرم مرد سے جس گھر میں مرد موجود نہ ہو اس گھر میں اگر غیر محرم ہیں داخل نہ ہوں۔

(۶) ہر احمدی جس قدر علم رکھتا ہے اسی قدر مکلف ہے کہ وہ دوسرے ناواقف کو تبلیغ احمدیت کرے۔ امر معروف نہی عن المنکر اور دعوت الی الخیر اپنا لازمی فریضہ جانے تقریر۔ تحریر سے اوروں کو علمی نفع پہنچائے۔

(۷) ہر احمدی کو یہ علم دیا جائے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرید ہے اردو زبان میں کشتی نوح پڑھا کرے تاکہ وہ احمدیت کی تعلیم سے واقف رہے۔ اور جو طرز کلام یا عادت یا فعل احمدیت کو بدصورت کرتا ہو اس سے بچے اور روزانہ اپنے روزمرہ کے اعمال کا جائزہ لیا کرے تاکہ اس میں اور اس کے غیر میں نمایاں فرق پیدا ہو۔

(۸) ہر احمدی امام جماعت کی عزت۔ ان کے احکام کا احترام کرے اور احکامات کی تعمیل میں اخلاص اور مستعدی دکھلائے اور عہد بیعت کا پابند رہے۔ مرکز سلسلہ سے وابستہ رہے اور اپنی جماعت مقامی یا ضلع یا صوبے کے امیر کی اطاعت میں سعادت مند ثابت ہو۔ نظام سلسلہ کا احترام رکھے۔

(۹) ہر احمدی یاد رکھے کہ ہم سیاسی گروہ نہیں بلکہ مذہبی جماعت ہیں۔ ہم اپنے لئے کوئی اور عزت دنیاوی نہیں چاہتے بلکہ خادمان ملک و ملت ہیں۔ ہمارا مقصد امن سے رہنا۔ امن کو قائم کرنا۔ اور اصلاح خلق اللہ کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

(۱۰) حکومت پاکستان یا جس حکومت کے ماتحت ہم ہوں حکومت سے وفاداری اور اچھے کاموں میں تعاون کرنا ہے۔ اور بغاوت اور غداری اور حکام کو پریشان کرنے سے پرہیز کرتا ہے۔

(۱۱) ہر احمدی کسی حاکم یا افسر کو نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنا سہارا اور حافظ و ناصر یقین کرے۔ زمین پر ہمارا کوئی خیر خواہ نہیں۔ ہمارا خیر خواہ ہمارا خدا ہی ہے۔ جو زمین اور آسمانوں کا مالک ہے۔

(۱۲) کارکنان جماعت ہائے احمدیہ مجھے ماہوار مطلع کرتے رہیں کہ ان امور پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ میں خلاصہ رپورٹ حضرت امام جماعت کو دیا کروں گا۔

قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور۔ ڈیرہ ڈویژن
از ہوتی ضلع مردان

ولادت:- میرے داماد چوہدری سارنگ خاں (میاں عبد اللہ) کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا کیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور نیک اور متقی اور خادم دین بنائے آمین۔ حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری چچا زاد ہمشیرہ فرحت (بنت سلطان احمد صاحب امرتسری) بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین انور شاہدہ انگوکھو وال۔ لائلپور

(۲) میرے بہنوئی مرزا خلیل احمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں نیز تکلیف نہ طور پر خطرہ کا احتمال ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برادرم موصوف کو اپنی حفاظت میں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خورشید بیگ مرزا

(۳) برادرم عبد الرزاق صاحب مغل نے امسال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہوا ہے احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں مرزا الیاس احمد

(۴) میرا بچہ بشارت احمد نعمان ہیں ٹانگہ کے نیچے آ گیا تھا اس کو بہت چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے حکیم فیروز الدین نودی ننگوی ربوہ

(۵) بندہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد العزیز ڈنگہ ضلع گجرات

(۶) میری اہلیہ بشریٰ بیگم نزہت اور میرے سسر مکرم چوہدری برکت اللہ خانصاحب چک $\frac{3}{T\text{-}D\text{-}A}$ میں بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں محمد اکبر فانی۔ محمد آباد اسٹیٹ

(۷) میری بھاوجہ سردار بیگم اہلیہ ملک عبد الرحمٰن نوشہروی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ بیماری کچھ طول پکڑ گئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد شفیع نوشہروی۔ دار الرحمت ربوہ

(۸) عزیزم عبد المجید شاہد اور سیر کلاس رسول کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نور محمد اوور سیئر علی پور اگھلوان ضلع مظفر گڑھ

(۹) خاکسار کی اہلیہ ٹی بی کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے آمین (عبد اللطیف بہاولپوری)

(۱۰) میں بڑے عرصہ سے بواسیر ریح اور جگر کی بیماری کی وجہ سے بیمار رہوں اور کمزوری بہت سخت ہو گئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہوں۔ احباب و درویشان قادیان خاص طور پر دعا فرمائیں کہ مولا کریم مجھ پر رحم کرتے ہوئے صحت دے۔ آمین۔ (قاضی عبد الوحید امرتسری۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

(۱۱) میرے چاروں بچے ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور مجھے بھی بخار رہتا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر حال میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین علیمہ بیگم دار الصدر غربی۔ ربوہ

(۱۲) میرا چھوٹا بچہ عزیزم بشیر اقبال از حد بیمار ہے بخار اور اسہال کے سبب بالکل لاغر اور نڈھال ہو چکا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں غلام محمد ثاقب

(۱۳) خاکسار کے چھوٹے بچے پر اچانک سائیکل گر گئی۔ جس سے بائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسحاق مختار احمدی گنج مغلپورہ لاہور

(۱۴) میری بچی عزیزہ صادقہ بیگم نے امسال پشاور یونیورسٹی سے ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دیا ہے کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (غلام محمد ثاقب)

(۱۵) میری بڑی بچی امۃ الشمیم درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد سعید سلیم دار التجلید لاہور

(۱۶) بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرزا عمر الدین سکنہ دھاڑیوال ضلع سیالکوٹ

(۱۷) میرے بھائی احمد جان صاحب کراچی میں ذیابیطس کے مرض سے بیمار ہو کر سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور میری اہلیہ کی صحت دن بدن زیادہ خراب ہو رہی ہے ان دونوں کی صحت کے لئے اور میری بچی جس نے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں عظمت اللہ لاہور حال وارد ربوہ

(۱۸) میرے لڑکے منور احمد صاحب نے بی۔ ایس سی کا امتحان لنڈن میں دیا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد احمد ابن حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم نیلا گنبد لاہور۔

(۱۹) چوہدری غلام سرور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{55}{2\text{-}L}$ محمود پور بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ آپ نواب محمد الدین صاحب مرحوم کے بھائی ہیں اور مخلص صحابی احمد ہیں (مسعود احمد باجوہ)

سوئی گیس کے استعمال میں سرعت سے اضافہ ہو رہا ہے

وفاقی دارالحکومت میں ۲ کروڑ کیوبک فیٹ گیس کی روزانہ کھپت ہوتی ہے۔

کراچی ۱۲ جون، پتہ چلا ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں سوئی گیس کی کھپت میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ صرف وفاقی دارالحکومت کے ہی ہینسٹھ صنعتی اور تجارتی ادارے ۲ کروڑ کیوبک فیٹ گیس روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ اور اس طرح تقریباً پانچ سو ٹن درآمدی ایندھن کی روزانہ بچت ہوتی ہے

سوئی گیس کے استعمال کے عام طریقوں کے علاوہ نئے طریقے بھی ایجاد کئے گئے ہیں۔ ایک مقامی ٹیکسٹائل مل اس کو کلاتھ کیلنڈرنگ مشین کے رولروں کو گرم کرنے کے لئے استعمال میں لا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ طریقہ رولر گرم کرنے کے روایتی طریقے کے مقابلہ میں مفید ثابت ہوا ہے اور اس طریقہ سے جو کپڑا تیار ہوا وہ بھی نسبتاً اعلیٰ کوالٹی کا ہے۔ کاغذ تیار کرنے کی ایک مقامی مل سوئی گیس کی مدد سے کاغذ رنگنے کا کام کرتی ہے اس طریقہ کے بھی حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں

سوئی گیس کی متذکرہ افادیت کے پیش نظر کراچی میں درآمدی ایندھن کی کھپت میں معتد بہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور پاکستان کا کافی زرمبادلہ بچنے لگا ہے کھپت میں بتدریج اضافے کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مارچ میں سوئی گیس کی کھپت ۱½ کروڑ کیوبک فیٹ روزانہ تھی۔ اور مئی کے آخر تک یہ مقدار بڑھ کر ۲ کروڑ دس لاکھ کیوبک فیٹ روزانہ ہو گئی۔ امید ہے کہ ماہ رواں کے خاتمہ تک اس مقدار میں اور اضافہ ہوگا

نواحی علاقے

وفاقی دارالحکومت کے علاوہ دوسرے علاقہ سے جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں ان سے بھی یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ ان علاقوں میں بھی سوئی گیس کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہ اپریل میں حیدرآباد روہڑی اور خیرپور کے صنعت کاروں نے ایک کروڑ کیوبک فیٹ گیس روزانہ کے حساب سے خریدی جس سے درآمدی ایندھن کی کافی بچت ہوئی۔

ناخواندگی کے خلاف مہم

ڈھاکہ ۱۲ جون:- مشرقی پاکستان تعلیم بالغاں کوآپریٹو سوسائٹی کی انتظامیہ کے بورڈ کا اجلاس انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر اسماعیل، کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں چار افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جو پانچ سال کے عرصہ میں ناخواندگی کا خاتمہ کرنے کے سلسلہ میں ایک سکیم تیار کرے گی۔

پتہ جات موصیان مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ ایڈریس سے اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصی احباب خود اس اعلان کو ملاحظہ فرمادیں تو اپنے موجودہ پتہ جات سے جلد تر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا وصیت کے متعلق ان سے ضروری خط و کتابت کی جا سکے

نمبر وصیت	نام	ولدیت	سابقہ سکونت
۱۲۳۷۶۱	عبدالغفور صاحب	حسن دین صاحب	محلہ وزیرپورہ سیالکوٹ
۱۲۳۵۲	غلام محمد صاحب	عبدالرحمن صاحب	مارٹی کرم سنگھ والی ضلع میرپور سندھ
۱۲۱۶۰	جمعدار شرافت احمد صاحب	مولوی جلال الدین صاحب	قادیان محلہ دارالرحمت
۱۰۸۰۴	محمد خاں صاحب	کالے خاں صاحب	چک سکندر ضلع گجرات
۱۰۶۵۹	منظور احمد صاحب	شیخ جان محمد صاحب	چک $\frac{95}{6R}$ ضلع منٹگمری۔
۸۸۱۴	غلام محمد صاحب	میاں رلدو صاحب	بھاٹی گیٹ لاہور
۸۸۰۴	عبدالغفار صاحب شاکر	عبدالستار صاحب	کانپور یوپی
۷۳۶۲	ظفراللہ خاں	چوہدری صادق علی صاحب	بہل پور ضلع گجرات۔
۶۲۳۱	محمد شریف صاحب	محمد عظیم صاحب	گجو چک ضلع گوجرانوالہ
۶۲۰۴	سید ارتضیٰ علی صاحب	سید آغا علی صاحب	لکھنؤ۔
۶۱۵۹	حافظ محمد یوسف صاحب	غلام رسول صاحب	رنسیال ضلع جہلم۔
۵۸۶۷	بشیر محمد صاحب	میاں فتح محمد صاحب	ہاتھی دروازہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور
۵۰۰۴	میاں سلطان محمود احمد صاحب	میاں خدا بخش صاحب	قادیان دارالانوار۔
۳۳۲۴	فاطمہ صاحبہ بنت محمد حسین صاحب		کوریل سری نگر۔
۶۷۳۴	محمد شفیع صاحب	ولد عبدالمجید خاں صاحب	قادیان محلہ دارالفتوح ضلع گورداسپور

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہماری سماجی خرابیاں اور حکومت بقیہ صفحہ ۵

خود غرضانہ خواہشات کے چکر میں پڑ کر اپنے اصل مقصد کو فراموش کر بیٹھی۔ ان کی اس غیر دور اندیشانہ روش نے عوام میں یاس، بددلی، اور تشکک کے جذبات پیدا کر دیے جو انجام کار موجودہ صورت حالات پر منتج ہوئے

گذشتہ دس سال سے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر کے مسئلہ پر باہمی تنازع چل آ رہا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مسائل مثلاً نہری پانی کی تقسیم اور متروکہ املاک کا تصفیہ بھی شدید نوعیت کے حامل ہیں۔ ہندوستان کی ہٹ دھرمی کی بدولت یہ مسائل ابھی تک حل نہیں ہو سکے۔ بلکہ روز بروز زیادہ بھی پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ عوام میں رفتہ رفتہ یہ خیال واضح ہوتا جا رہا ہے۔ کہ ان مسائل پر ہردو ممالک میں جنگ ناگزیر ہے۔ اس غیر یقینی صورت حالات نے بھی مندرجہ بالا غیر پسندیدہ اور ناجائز ذرائع معاش کو کافی حد تک ترقی دی ہے۔ کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ جس طرح دولت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اب کر لو نامعلوم کل کیا ہو کیا نہ ہو۔

اخلاقی سبب

قیام پاکستان کے وقت ہندوستان اور پاکستان ہردو ممالک میں جور و بربریت کی ایک ایسی وحشتناک آندھی چلی جس کے تند اور مسموم جھونکوں سے اخلاقی قدریں بالکل مرجھا کر رہ گئیں۔ اس وقت چشم فلک نے اس برصغیر ہندو پاکستان کے طول و عرض میں ایسے بھیانک انسانیت سوز مناظر دیکھے۔ تاریخ اوراق جن کی مثال پیش کرنے پر قاصر ہیں۔ ان بہیمانہ واقعات کو دیکھ دیکھ کر فرشتے بھی انگشت بدنداں ہو کر رہتے ہوں گے۔ کہ یہی وہ انسان ہے جسے اشرف المخلوقات کا لقب دیا گیا ہے۔ اس لرزہ خیز دور میں ہر طرف کشت و خون کا بازار گرم تھا۔ انسان انسان کے خون سے ہولی کھیل رہا تھا جوانوں اور بوڑھوں کی گردنیں اڑائی جا رہی تھیں۔ اور شیرخوار بچوں کے جگر چیرے جا رہے تھے۔ عورتوں کو اغوا کیا جا رہا تھا۔ ان کی کھلم کھلا بے حرمتی کی جا رہی تھی۔ لوگ گردنوں کی صورت میں آزادانہ طور پر ہر طرف لوٹ مار کرتے پھرتے تھے۔ مکانوں اور دوکانوں کو آگ لگائی جا رہی تھی ان تمام سنگین جرائم کا کھلم کھلا ارتکاب کیا جا رہا تھا۔ مگر پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔ جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور بہت سے نڈر قسم کے لوگوں نے ان مذموم حرکتوں کو مستقل طور پر اپنا شعار بنا لیا۔ ان کے دلوں میں انسانی خون کی عظمت کی کوئی توقیر نہ رہی ان کے دل پتھر ہو گئے۔ عورتوں کی روایتی تقدیس و احترام کے جذبات ان کے دلوں سے محو ہو گئے۔ انہوں نے دوسروں کی املاک کے تحفظ کے احساس کو اپنی روز افزوں حرص و ہوس کی تھپکیوں سے گہری نیند سلا دیا۔ اور شہری حقوق و فرائض سے قطعاً بیگانہ و بے نیاز ہو گئے انہوں نے قانون اور انصاف کے خوف اور احترام کو اپنے دلوں سے نکال دیا اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے مقولہ پر عمل کرنے لگے۔ جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ قتل و غارت" ڈاکہ زنی اغوا اور زناکاری کی وارداتوں میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔ غنڈہ گردی کے واقعات بھی عام ہونے لگے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت ایک فرقہ کے حکام اور لیڈروں نے وقتی جذبات اور مصلحتوں کے تحت اپنے فرقہ کے غنڈوں کی اندرون خانہ سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی تھی بدقسمتی سے یہ بدعت آج بھی ایک خاص حد تک موجود ہے۔ مختلف قبیل کے شرپسند اور غنڈہ عناصر کو بااثر اور مقتدر لوگوں کی حمایت اور تحفظ حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے غنڈہ گردی کی روک تھام موثر طور پر نہیں کی جا سکتی۔ (باقی)

دُعائے مغفرت

بندہ کی والدہ محترمہ کا انتقال $\frac{5}{57}$ ۲۵ موضع بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں میں ہو گیا ہے۔ آپ نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ بہت کم لوگوں نے جنازہ میں شمولیت کی لہٰذا احباب سے درخواست ہے مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت فرما دیں۔

خاکسار:- علی محمد احمدی ٹیچر ایم-بی سکول ملتان۔ سکنہ بستی بزدار (ضلع ڈیرہ غازیخان)

ادائیگی زکوٰۃ مال کو بڑھاتی ہے۔

ہائی کورٹ میں طریق انتخاب کے قانونی جواز کو چیلنج کر دیا گیا

عدالت نے بعض مسیحی ارکان کی پیش کردہ درخواست کی سماعت منظور کر لی

ڈھاکہ ۱۳ جون۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے کراچی بنچ نے اس رٹ درخواست کی باقاعدہ سماعت کی اجازت دے دی ہے جس میں طریق انتخاب کے مسئلہ کے بارے میں دو مختلف قوانین کے جواز کو چیلنج کیا گیا ہے۔

قومی اسمبلی نے طریق انتخاب کے متعلق مسودہ ہائے قانون گزشتہ اکتوبر اور اس سال ماہ اپریل میں منظور کئے تھے۔ درخواست کی سماعت کی اجازت کراچی بنچ کے مسٹر جسٹس قدیر الدین احمد نے دی ہے۔

رٹ درخواست قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور آل پاکستان کرسچین لیگ کی کراچی شاخ کے صدر مسٹر سی۔ ای گبن اور مغربی پاکستان اسمبلی کے تین مسیحی ارکان مسٹر اسی۔ پی سنگھا جوشوا فضل دین اور چوہدری چاندی لال سندر داس نے پیش کی۔

درخواست دہندگان نے حکومت پاکستان (بواسطت سیکرٹری وزارت قانون) ڈپٹی جنرل آف پاکستان چیف الیکشن کمشنر دو انتخابی کمشنروں اور حد بندی کمیشن کو مدعا علیہم قرار دیا ہے۔

درخواست میں کہا گیا ہے کہ مدعا علیہم کو ہدایت کی جائے کہ وہ انتخابی فہرستوں یا انتخابی حلقوں کی حد بندی کے لئے پبلک فنڈ سے منظوری نہ دیں اور نہ ہی اسے خرچ کریں۔ درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ دو انتخابی کمشنروں کو مخلوط طریق انتخاب کی بنیاد پر انتخابی فہرستوں کی تیاری کے متعلق کارروائی سے روک دیا جائے۔ فاضل جج نے درخواست منظور کرتے ہوئے خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ معاملہ اتنا ضروری نہیں کہ تعطیلات کے دوران اس کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائے درخواست کی سماعت کے متعلق کوئی تاریخ بعد میں مقرر کی جائے گی

کراچی میں انفلوئنزا کے مریضوں کی تعداد ۲۰۷ تک پہنچ گئی

لاہور میں صورت حال تشویشناک نہیں احتیاطی تدابیر کا اعلان

کراچی ۱۳ جون۔ وفاقی دارالحکومت میں کل ڈیڑھ سو سے زائد افراد انفلوئنزا کا شکار ہوئے ہیں۔ اس طرح یہاں انفلوئنزا کے مریضوں کی مجموعی تعداد ۲۰۷ تک پہنچ گئی ہے

کراچی ۱۳ مریضوں کو وبائی امراض کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ اس ہسپتال سے پانچ مریضوں کو صحت یاب ہونے پر خارج کر دیا گیا۔ ابھی تک وفاقی دارالحکومت کے کسی علاقہ میں انفلوئنزا سے موت کے کسی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

پاک ہند سرحد پر واہگہ کی طبی معائنہ کی چوکی سے آج انفلوئنزا کے تین اور مریض واہگہ ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے۔ یہ مریض ہندوستان سے پاکستان آئے تھے۔ یہاں محلہ سلطان پورہ سے انفلوئنزا کا ایک مریض آج وبائی امراض کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ بتایا گیا ہے اب تک مجموعی طور پر کل ۲۰۷ افراد وبائی امراض کے ہسپتال میں داخل ہوئے۔ جن میں سے تین کو صحت یاب ہونے پر ڈسچارج کر دیا گیا۔

لاہور میں انفلوئنزا کے مریضوں کی مجموعی تعداد ۲۰۷ تک پہنچ گئی ہے۔ اور ان میں زیادہ تر افراد ہندوستان سے آنیوالے مسافر ہیں انفلوئنزا کی روک تھام کے انچارج ڈاکٹر غلام رسول مرزا نے بتایا ہے کہ لاہور میں صورت حال تشویشناک نہیں۔ اور اگر تمام مریضوں کو الگ تھلگ رکھا گیا تو اس وبائی مرض کے پھیلنے کا کوئی اندیشہ نہیں

اینٹی انفلوئنزا اپریشنز کے انچارج نے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ انفلوئنزا سے محفوظ رہنے کے لئے حسب ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

۱:۔ انفلوئنزا کے مریضوں کے پاس نہ جائیے
۲:۔ اجتماعات اور بھیڑ میں جانے سے اجتناب کیجئے
۳:۔ انفلوئنزا کے مریض کی اشیاء استعمال نہ کیجئے
۴:۔ اتنا کام نہ کیجئے کہ آپ تھک جائیں
۵:۔ ہوادار کمروں میں رہیئے کام اور سونے کے لئے بھی ہوادار کمرے منتخب کیجئے۔
(۶) چھینکتے یا کھانستے وقت ناک اور منہ کو ڈھانپ کر رکھئے۔ (۷) استعمال شدہ رومال نہ بیچئے (۸) باتیں کرتے وقت فاصلہ پہ کھڑے ہوں۔

لیڈر

بقیہ ص۲

کی کمیٹی سے تعاون کرنے کے لئے آگے آئیں تو وہ بغیر اپنے عقائد کو متزلزل کئے الٹا مشرک عیسائیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام کی بے پناہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں

آخر میں ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے دینی اہل علم حضرات لوکل سیاست میں کچھ ایسے لت پت ہو چکے ہیں کہ انہیں اشاعت اسلام کے ایسے عظیم مواقع سے فائدہ اٹھانے کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا کاش کہ یہ لوگ اپنے صحیح کام کی طرف متوجہ ہوں۔

درخواست ہائے دعا

عزیزم حمید اللہ خاں نے ایل ایل بی (فائنل) کا امتحان دیا ہے۔ بعض اور دوستوں نے بھی مختلف امتحانات دئے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ظہور احمد باجوہ

۲۔ میرے چھوٹے بھائی محمد حنیف صاحب شاد ایک ہفتہ سے زائد عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ پہلے کی نسبت قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار محمد شریف اشرف اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۵۲۳